بہادر بچّے

سرفراز آرزو

پیدائش : ۲؍ستمبر ۱۹۵۶ء

سرفراز آرزو ممبئی میں پیدا ہوئے۔ گزشتہ پینتیس برسوں سے وہ صحافت، ادب اور مختلف تعلیمی اور سماجی اداروں سے وابستہ ہیں۔

ہمارے ملک میں جو بچّے غیر معمولی بہادری کا مظاہرہ کرتے ہیں، اُن کی بہت قدر کی جاتی ہے۔ اخبارات میں ان کی تصویریں چھپتی ہیں اور ان کے کارناموں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ عوامی جلسوں میں ان کی ہمت افزائی کی جاتی ہے۔ اس سبق میں مضمون نگار نے ایسے چند بچّوں کے سچّے واقعات بیان کیے ہیں جن کی غیر معمولی ہمّت اور بے مثال بہادری کی وجہ سے انھیں صدر جمہوریہ کے ہاتھوں اِنعامات سے نوازا گیا۔

ممبئی میں تیز بارش سے کبھی کبھی سیلابی صوٗرت پیدا ہوجاتی ہے۔ لوگوں کا باہر نکلنا مشکل ہوتا ہے۔ ممبئی کے مانخورد علاقے میں چِلڈرن ایڈ سوسائٹی نامی ادارہ بچّوں کے لیے ایک بال گھر چلاتا ہے۔ ایک دن لگاتار بارش ہو رہی تھی۔ باہر پانی کی سطح بڑھتی جارہی تھی اس لیے بال گھر کے بچّے ایک کمرے میں سہمے ہوئے بیٹھے تھے۔ ان بچّوں میں اسما بھی شامل تھی جسے دوسرے بچّے دِیدی کہہ کر پکارتے تھے۔

اسما کو خدشہ محسوس ہوا کہ پانی اگر اسی طرح بڑھتا رہا تو سب بچّے ڈوٗب جائیں گے۔ یہ خیال آتے ہی وہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے دو چھوٹے بچّوں کو کندھوں پر بٹھایا اور کیچڑ بھرے پانی میں اُتر پڑی۔ اسے تیرنا نہیں آتا تھا۔ اس کے باوجود گلے تک اونچے پانی میں آہستہ آہستہ چل کر اس نے ان دونوں بچّوں کو محفوظ مقام پر پہنچا دیا۔ اسما دوسرے بچّوں کو لے جانے کے لیے بار بار چکر لگاتی رہی۔ اس طرح اس نے چالیس بچّوں کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر خطرے سے باہر نکالا۔ یتیم خانے میں پلنے والی اس بہادر بچّی نے ہر بار اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر دوسرے بچّوں کی جان بچائی اور ہمّت اور قُربانی کی ایک عمدہ مثال قائم کی۔

ممبئی کی اسما کی طرح راجستھان کے ایک ۱۵؍سالہ لڑکے سُدھیر کی کہانی بھی بڑی ولولہ انگیز ہے۔ ایک رات وہ اپنے گھر میں بیٹھا تھا۔ اچانک بجلی چلی گئی اور پوٗرا علاقہ اندھیرے میں ڈوٗب گیا۔ اسی وقت پڑوس سے کچھ عورتوں کے چیخنے چلّانے کی آوازیں سنائی دیں۔ وہاں خوٗب تیز روشنی بھی دِکھائی دے رہی تھی۔ سدھیر کی سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ روشنی کیسی ہے۔ اس نے اپنے گھر کی دیوار سے چھلانگ لگائی اور پڑوس کے گھر میں پہنچ گیا۔ وہاں چاروں طرف دھواں پھیلا ہوا تھا اور کمرہ بھی بے حد گرم تھا۔ سُدھیر نے دیکھا ایک کونے میں چار عورتیں ڈری سہمی بیٹھی ہیں۔ وہ دھوئیں کی وجہ سے بار بار کھانس رہی ہیں اور مدد کے لیے چلّا رہی ہیں۔

کمرے کے وسط میں رکھی ہوئی گیس بتّی سے شعلے بلند ہو رہے تھے۔ اس کے قریب ہی ایک گیس سلنڈر رکھا ہوا تھا۔ اسے دیکھ کر سدھیر کو اندیشہ ہوا کہ گیس بتّی کبھی بھی پھٹ سکتی ہے۔ اگر اس کی آگ نے گیس سلنڈر کو اپنی لپیٹ میں لے

لیا تو بڑی تباہی آ جائے گی۔ اس نے اپنی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے جلتی ہوئی گیس بتّی کو اُٹھایا، دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکلا اور اسے دور پھینک دیا۔ اس کے بعد وہ انتہائی پھرتی سے باہر سے مٹّی لا لا کر کمرے کی آگ پر ڈالتا گیا اور اسے بُجھانے میں کامیاب ہوگیا۔

اس دوران میں وہاں لوگوں کی بھیڑ جمع ہوچکی تھی۔ سب سدھیر کی تعریف کررہے تھے۔ اس کی حاضر دماغی اور بہادری سے نہ صرف چار عورتوں کی جان بچ گئی بلکہ پورا محلّہ ایک بڑے نقصان سے بچ گیا۔

بہادری کے لیے قومی انعام پانے والوں میں جلگاؤں کے ایک طالب علم سنتوش کا بھی شمار ہے۔ ایک دن سنتوش اپنے اسکول سے لَوٹ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ سڑک پر ایک کار میں آگ لگی ہے۔ کار میں دو بچّیاں پھنسی ہوئی ہیں۔ وہ روئے جارہی ہیں اور زور زور سے چلّا رہی ہیں۔ لوگ خاموش تماشا دیکھ رہے ہیں۔ جلتی ہوئی کار کے پاس جانے کی کوئی ہمّت نہیں کررہا ہے۔ سنتوش اس بھیڑ کو چیرتا ہوا آگے بڑھا اور اپنی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے کار کے ایک دروازے کو کھولنے میں کامیاب ہوگیا اور شعلوں میں گِھری ہوئی دونوں بچّیوں کو کار سے باہر نکال لایا۔ سارے لوگ سنتوش کی اس بہادری پر ششدر رہ گئے۔

یہ نہ سمجھا جائے کہ کچھ خاص بچّے ہی بہادر ہوتے ہیں۔ وقت پڑنے پر ہر بچّہ بہادری کا مظاہرہ کرسکتا ہے۔ مدھیہ پردیش کے ایک اسکول کی پانچویں جماعت میں پڑھنے والی اَنیتا بھی ایسی ہی ایک عام سی بچّی ہے۔ ایک روز وہ اپنی تین سہیلیوں کے ساتھ گھر کے قریب ایک نالے کے پاس سے گزر رہی تھی۔ اچانک اس کی سہیلی کویتا کو جانے کیا سوٗجھی کہ پانی میں اُتر کر کھیلنے لگی۔ سہیلیوں نے اُسے روکنا چاہا لیکن اس نے ایک نہ سُنی اور کھیلتی رہی۔ اتنے میں ایک بڑی لہر آئی اور کویتا کو گہرے پانی میں بہالے گئی۔ وہ بھنور میں غوطے کھانے لگی۔ اَنیتا کی سہیلیاں یہ منظر دیکھ کر گھبرا گئیں اور بھاگ کھڑی ہوئیں۔ مگر اَنیتا کو گوارا نہ ہوا کہ اپنی سہیلی کو موت کے منہ میں چھوڑ کر اس طرح بھاگ جائے۔ اس نے بے خطر پانی میں چھلانگ لگا دی اور نالے کے کنارے اُگے ہوئے پودوں کو ایک ہاتھ سے مضبوطی سے پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ سے اپنی سہیلی کا ہاتھ پکڑ کر پوری طاقت سے اوپر کھینچنے لگی۔ آخر وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہوگئی۔ اس نے اپنی سہیلی کو ڈوٗبنے سے بچا لیا۔

ہمارے ملک میں بچّوں کی بہادری کے ایسے واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ راجدھانی دہلی میں ہر سال ۲۶ رجنوری کو یومِ جمہوریہ کے موقع پر شاندار پریڈ ہوتی ہے اور طرح طرح کی جھانکیاں دِکھائی جاتی ہیں۔ اس موقع پر صدر جمہوریہ سے انعام حاصل کرنے والے ان بہادر بچّوں کو خصوصی طور پر اس پریڈ میں شامل کیا جاتا ہے۔ ان کی بہادری کے واقعات اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی وِژن کے ذریعے ملک کے کونے کونے میں پہنچائے جاتے ہیں۔ ان واقعات سے ہر شہری کو دوسروں کی مدد کرنے اور ان کے کام آنے کی ترغیب ملتی ہے۔

****

خدشہ	-	ڈر، خوف
ولولہ انگیز	-	جوش دلانے والا
ششدر رہ جانا	-	حیران رہ جانا
مظاہرہ کرنا	-	عمل کر کے دِکھانا
غوطے کھانا	-	ڈوبنا

مشق

❋ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

۱۔ اس سبق میں کن بچوں کے واقعات بیان کیے گئے ہیں؟

۲۔ بچّے اسما کو کیا کہہ کر پکارتے تھے؟

۳۔ ایک رات سدھیر کہاں بیٹھا ہوا تھا؟

۴۔ انیتا اپنی سہیلیوں کے ساتھ کہاں سے گزر رہی تھی؟

۵۔ اس سبق میں بیان کیے گئے بہادری کے واقعات کن مقامات سے تعلق رکھتے ہیں؟

❋ مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ اسما نے بچوں کو کس طرح بچایا؟

۲۔ سدھیر نے کمرے کے اندر پہنچ کر کیا دیکھا؟

۳۔ سدھیر نے آگ پر کس طرح قابو پایا؟

۴۔ سنتوش نے سڑک پر کیا دیکھا؟

۵۔ سنتوش نے جلتی ہوئی کار سے بچیوں کو کس طرح بچایا؟

۶۔ انیتا نے اپنی سہیلی کو کس طرح بچایا؟

۷۔ بہادر بچوں کی ہمت افزائی کس طرح کی جاتی ہے؟

❋ وجہ بتائیے۔

۱۔ بال گھر کے بچے ایک کمرے میں سہمے ہوئے بیٹھے تھے۔

۲۔ لوگ سدھیر کی تعریف کر رہے تھے۔

۳۔ جلتی ہوئی کار کے پاس لوگ خاموش کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے۔

❋ سبق کی مدد سے لکھیے کہ ذیل کے جملے صحیح ہیں یا غلط۔

۱۔ اسما تیرنا جانتی تھی۔

۲۔ اسما نے چالیس بچوں کو ڈوبنے سے بچایا۔

۳۔ سدھیر دوڑتا ہوا پڑوس کے گھر میں پہنچا۔

۴۔ انیتا ساتویں جماعت میں پڑھتی تھی۔

۵۔ انیتا اپنی دو سہیلیوں کے ساتھ نالے کے پاس سے گزر رہی تھی۔

❋ **مندرجہ ذیل کو جملوں میں استعمال کیجیے۔**

خدشہ ہونا ، ولولہ انگیز ، حاضر دماغی ، ششدر رہ جانا ، مظاہرہ کرنا

❋ **ذیل کے سوال کے متعلق اپنے دوستوں سے بات چیت کیجیے۔**

کسی دوسرے کی جان بچانے کے لیے لوگ اپنی جان کو خطرے میں کیوں ڈالتے ہیں؟

3TM2GK

سرگرمی:

اپنے استاد سے معلوم کیجیے کہ چلڈرن ایڈ سوسائٹی کی طرح اور کون سے ادارے سماج میں فلاحی کام انجام دیتے ہیں۔

آئیے زبان سیکھیں

ذیل کے جملے غور سے پڑھیے۔

ا۔ ماں مسکرائی۔

۲۔ سدھیر آیا۔

۳۔ بچہ رویا۔

ان جملوں میں 'ماں، سدھیر، بچہ' فاعل ہیں۔ 'مسکرائی، آیا، رویا' فعل ہیں۔ ان جملوں میں مفعول نہیں ہیں پھر بھی جملوں سے پوری بات سمجھ میں آ جاتی ہے۔ ایسے جملوں کے فعل کو 'فعل لازم' کہتے ہیں۔

ایسا فعل جو فاعل کے ساتھ مل کر جملے کا پورا مطلب واضح کر دے، اسے **'فعل لازم'** کہتے ہیں۔

مثلاً سونا، رونا، ہنسنا، جانا، بیٹھنا، آنا، مرنا، وغیرہ۔

اب یہ جملے دیکھیے۔

ا۔ اسما نے بچایا۔

۲۔ سدھیر نے اُٹھایا۔

ان جملوں میں اسما اور سدھیر فاعل ہیں۔ 'بچایا، اُٹھایا' فعل ہیں۔ پھر بھی جملے کا مطلب پورا نہیں ہوتا۔ جب ہم کہیں گے کہ 'اسما نے بچوں کو بچایا' اور 'سدھیر نے گیس بتی کو اُٹھایا' تبھی ان جملوں کا مطلب سمجھ میں آئے گا۔ ایسے فعل کو 'فعل متعدی' کہتے ہیں۔

وہ فعل جو اپنے فاعل کے ساتھ مل کر پورے معنی نہیں دیتا بلکہ اس کا مطلب پورا ہونے کے لیے مفعول بھی ضروری ہے، اسے **'فعل متعدی'** کہتے ہیں۔

ذیل کے جملوں سے مفعول تلاش کر کے لکھیے:

(ا) احمد نے خط لکھا۔

(۲) رامو دو آم لے کر آیا۔

(۳) بچّے گیند تلاش کر رہے ہیں۔